محمد عبداللہ حاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیلۃالقدر کے موقع سے پانچوں طاق راتوں میں شب بیداری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تلاش شب قدر کے اس اہتمام میں بعض اہم پہلو قابل توجہ معلوم ہوتے ہیں۔ ذیل کی تحریر میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تلاش شب قدر یا طاق راتوں کے اہتمام کا 'قرآن وسنت کی بنیاد پر مطلوبہ طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے ؟

لیلۃالقدر سے متعلق قرآن کریم کے سوال وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ کہ تم کیا جانو لیلۃالقدر کیا ہے' کے جواب کیلئے گہرائی کے ساتھ غور وفکر ضروری ہے۔ اس قرآنی سوال میں ادراک کا لفظ تلاش شب قدر کی جستجو کی جہتیں متعین کرتا ہے جن کے صحیح فہم وشعور سے طاق راتوں کا اہتمام باعث خیر وبرکت ہوگا۔

ادراک 'درک سے ہے جس کے معنی پہنچنے 'سمجھنے 'فہم حاصل کرنے کے ہیں۔ جب اسکے ساتھ کسی اسم کا شمار ہو تو اسکے معنی استطاعت بھر کوشش کے ساتھ مکمل فہم وشعور اور آگاہی کے مقام کو پہنچنے کے ہیں۔ یہاں ادارک کے ساتھ لیلۃالقدر کا ذکر ہے جسکا مطلب وہ ذہنی و قلبی عمل ہے جسکے ذریعہ لیلۃ القدر کی اہمیت و فضیلت اور انجام دی جانے والی تمام عبادات کی روح معلوم کی جاسکے۔ اور حواس باطنی (دل ودماغ) کے ذریعہ سے کلیات اور حقائق کا علم حاصل کیا جاسکے۔ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ کے ذریعہ اہل ایمان سے چاہا جارہا ہے کہ وہ اپنی ذاتی کوششوں سے احساس کے بعد کی منزل حاصل کریں تاکہ عظمتوں اور برکتوں والی رات سے فیض یاب ہونے میں رب کی توفیق وسعادت میسر آسکے۔ لہذا تلاش شب قدر کا اجتماعی اہتمام اس حد تک ہو کہ ہر فرد کو ضروری امور سے متعلق راہنمائی میسر آجائے اسکے بعد رات میں وقت کی اتنی وافر مقدار تو میسر آنی چاہیئے کہ ہر شخص اپنی عبادتوں وریاضتوں سے لیلۃالقدر کی نعمتوں کو پانے کی کوشش کرے۔

عطائے شب قدر سے متعلق احادیث میں جو روایتیں ملتی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ سابقہ امتوں کے عابدین کی عبادتوں اور مجاہدوں کا ذکر فرمایا کرتے تھے جس کو سن کر حضرات صحابہ کرامؓ بھی اسلاف جیسی عبادات کیلئے محنت و مشقت کرنا پسند کرتے تھے۔ لیکن امت محمدیہؐ' سابقہ امتوں جیسی طویل عمر نہیں رکھتی تھی کہ وہ ان جیسی بڑی بڑی عبادتیں انجام دے سکے چنانچہ اللہ رب العزت نے شب قدر عطا فرمائی' جو بڑی عظمتوں اور رحمتوں والی ہے یعنی **لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ** کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے-اسی جانب اشارہ ہے۔ گویا یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طویل عمر نہ ہونے کے باوجود مختصر عمر ہی میں بڑی بڑی عبادتیں و ریاضتیں کی جاسکتی ہیں۔ تلاش شب قدر کیلئے طاق راتوں کا اہتمام' حقیقتاً انفرادی اصلاح و تربیت کیلئے ہے۔ اللہ رب العزت کے اُن صالح بندوں کیلئے جو نیک اعمال سے اپنی زندگیاں مزین کرنا چاہتے ہوں۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے رمضان المبارک میں قیام اللیل کی جو ترغیب فرمائی اس میں "من" یعنی جو شخص کا ذکر ملتا ہے' یعنی مخاطبت اصلاً فرد سے ہے:

من قَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَّ اِحْتِسَاباًغُفِرَ لَہ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہِ (بخاری)

جو شخص ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کیا'

اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں

فرد کی اس عبادت میں' خود اسکی اپنی دلی آمادگی اور یکسوئی کے علاوہ' اہل وعیال کو عبادت کیلئے تیار و آمادہ کرنے کا پہلو بھی شامل ہے۔ رسول اللہؐ کا اسوۂ حسنہ اسی جانب متوجہ کرتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

جب نبیؐ رمضان کے آخرت عشرے میں داخل ہوجاتے تو عبادت کیلئے کمر کس لیتے' آپؐ بھی شب بیداری فرماتے اور گھر والوں کو بھی (عبادت کیلئے) جگاتے تھے

گھر کی خواتین کو تیار کرنے کی اس قدر اہمیت ہے اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ تاکیداً تمام خواتین کو جگانے کا حکم فرمایا کرتے تھے: **اِیقَظُوْا صَواحِبَ الْحِجر** (بخاری) حجرے والیوں کو جگاؤ۔ موجودہ حالات میں اجتماعی طاق راتوں کے طریقۂ اہتمام سے 'مندرجہ بالا آیات اور احادیث کی روشنی میں دو امور قابل توجہ معلوم ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ اجتماعی اہتمام سے انفرادی عبادات پر خاطر خواہ توجہ ہو نہیں پاتی۔ ان عبادات کے قلب و ذہن پر اثرات کیلئے جس خشوع و خضوع، یکسوئی، تنہائی اور رب سے لو لگانے کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی بوجوہ مل نہیں پاتی۔ نتیجتاً ایک فرد شب بیداری تو کرتا ہے لیکن اسکے تزکیہ نفس کا مکمل سامان ہو نہیں پاتا۔ دوم یہ کہ اہل و عیال کے ساتھ بھی عبادات کا کوئی نظم ہو نہیں پاتا۔ ان قابل توجہ امور کے پیش نظر تلاش شب قدر کے تین ماڈیولز (*modules*) تجویز کئے جارہے ہیں۔

پہلا ماڈیول - تمام رفقاء کے ساتھ انفرادی و اجتماعی پروگرام بعد نماز عشاء و تراویح سے رات 12:00 بجے تک:

اجتماعی مطالعہ قرآن / مطالعہ حدیث + کسی ایک عنوان پر تبادلہ خیال (مقرر کا دس منٹ اظہار خیال + سوالات و جوابات' اضافہ + سم اپ)

12:00 تا 2:30 - انفرادی عبادات (نماز' تلاوت قرآن) {حسب سہولت یہ اہتمام لوگ اپنے گھروں پر کرکے واپس آسکتے ہیں} -

2:30 تا 3:00 - انفرادی حیثیت میں ذکر و اذکار اور دعائیں

3:00 تا 3:15 - نگران کار کی جانب سے طاق رات کی جملہ کارروائیوں کے پیش نظر تذکیر' ہدایات و اعلانات۔

دوسرا ماڈیول - (۱) چند رفقاء کو اعتکاف کی اجازت (۲) چند افراد کو گھر پر اہتمام کی اجازت اور (۳) بقیہ افراد کے ساتھ انفرادی و اجتماعی پروگرام۔ اس ماڈیول کے ذریعہ افراد کو جماعت کے

روایتی ماحول سے علیحدہ اصلاح و تربیت کا موقع فراہم کیا جاسکتا ہے اور معاشرہ کے دیگر افراد کو مخاطب بھی کیا جاسکتا ہے۔ وضاحت ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(ا) اُن افراد کو اعتکاف کی اجازت / ترغیب دلانی چاہیئے جو خود سے اعتکاف کرنے کے خواہشمند ہیں یا وہ جنہیں اعتکاف کے ذریعہ اپنی خصوصی تربیت پر توجہ کرنی چاہیئے۔ ایسے افراد کو ہدایت دی جائے کہ وہ اعتکاف کیلئے پورا آخری عشرہ مختص کرلیں۔ (۲) چند افراد کو انکے خاندان میں کام کیلئے فارغ کیا جائے تاکہ انہیں اپنے اہل و عیال اور افراد خاندان کے ساتھ تلاش شب قدر کے اہتمام کا موقع مل سکے۔ انہیں یہ ہدایت دی جائے کہ افراد خاندان کے پروگرام میں بھی اجتماعی کارروائیوں پر کم، انفرادی عبادات پر زیادہ توجہ ہو۔ (۳) اعتکاف کرنے والوں اور افراد خاندان کیلئے مصروف رہنے والوں کے علاوہ بقیہ افراد کے ساتھ حسب معمول تلاش شب قدر کا اہتمام ہو۔ پروگرام کی تفصیلات:

(الف) منتخب افراد کی جانب سے اپنے اہل و عیال اور افراد خاندان کیلئے طاق راتوں کا اہتمام:

بعد نماز عشاء و تراویح تا 12:00 بجے شب

درس قرآن + کسی عنوان پر اظہار خیال (کسی عنوان پر اظہار خیال کیلئے افراد خاندان اور بالغ بچوں کو ذمہ داری دی جاسکتی ہے)۔

12:00 تا 2:30 - انفرادی عبادات (نفل نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کا التزام)۔

2:30 تا 3:00 - انفرادی حیثیت میں ذکر و اذکار اور دعائیں

نوٹ: خواتین اور بچوں کی موجودگی کے پیش نظر پروگرام ترتیب دیا جائے۔ خواتین کیلئے پردہ کا خاص اہتمام ہو تاکہ انہیں ساری کارروائیوں میں یکسوئی کے ساتھ حصہ لینے اور انفرادی عبادات وغیرہ کیلئے سہولت ہو سکے۔

(ب) بقیہ افراد کیلئے پہلے ماڈیول کا پروگرام اختیار کیا جائے۔

نوٹ: جو حضرات اپنے افراد خاندان کے ساتھ طاق راتوں کا اہتمام کر رہے ہیں،اس پر وگرام کے کسی وقت انکے سلسلہ کی ضروری معلومات دی جائے۔

تیسرا ماڈیول - ہر فرد اپنے اہل و عیال کے ساتھ گھر میں طاق راتوں کا اہتمام کرے اور رات کے پچھلے پہر، ایک بجے تا اذان فجر سے قبل تک، اجتماعی پروگرام میں شرکت کرے۔اس کے نظام العمل کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

(الف)فرد جماعت کی جانب سے اپنے اہل و عیال اور افراد خاندان کے لئے طاق راتوں کا پروگرام:

بعد نماز عشاء و تراویح تا11:30 بجے شب

درس قرآن+کسی عنوان پر اظہار خیال (عنوان پر اظہار خیال کیلئے افراد خاندان اور بالغ بچوں کو ذمہ داری دی جاسکتی ہے)۔

11:30تا12:30-انفرادی عبادات(نفل نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کا التزام)

12:30تا1:00 - ذمہ دار فرد کی جانب سے پوری کارروائی پر تبصرہ،تذکیر، اور بقیہ وقت کی سرگرمیوں سے متعلق ہدایات(نفل نمازیں،تلاوت قرآن کریم،توبہ واستغفار، ذکر واذکار اور دعائیں- تقریباً3 بجے شب تک)۔

اسکے بعد خواتین اپنے گھر کے کاموں میں مصروف رہیں گی اور مرد حضرات اور بچے بدستور وقت سحر تک ان تمام عبادات کا اہتمام کریں گے۔

(ب) افراد خاندان کے پروگرام سے فراغت کے بعد اجتماعی پروگرام ہوگا۔تفصیلات:

1:30تا2:30 -افراد خاندان کے ساتھ تلاش شب قدر کیلئے انجام دی گئی تمام کارروائیوں کی مختصر روداد(منتخب رفقاء-فی کس ۱۰ منٹ)۔

تبادلہ خیال، اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی اور بہتری کی تدابیر-راہنمائی از نگران کار۔

2:30تا3:30-انفرادی عبادات(نماز،تلاوت، ذکر واذکار اور دعائیں)۔

راہنمایانہ خطوط

درجہ بالاماڈیولز کیلئے حسب ذیل امور پیش نظر رہنے چاہئے :

(۱) تلاش شب قدر کا پورے ذوق وشوق سے اہتمام ہوناچاہئے۔ رات کے کسی حصہ میں شدید ضرورت ہو تو ہی تھوڑاوقت آرام کیاجاسکتاہے ورنہ مطلوب تو یہی ہے کہ ساری رات عبادت میں گزاری جائے۔

(۲) طاق رات کے پروگرام کاابتدائی حصہ ، ضرورتاًاجتماعی حیثیت میں گذارا جائے تاکہ اہم امور سے متعلق فکری راہنمائی مل سکے اور تذکیر ویاددہانی بھی ہو۔اس غرض کیلئے زیادہ سے زیادہ دوتا ڈھائی گھنٹے صرف کئے جاسکتے ہیں،رات کابقیہ حصہ انفرادی عبادات کیلئے مخصوص ہو۔

(۳) پروگرام کی تفصیلات،انفرادی عبادات کا مجوزہ خاکہ اور عربی تفاسیر کی تفصیلات آخر میں ضمیمہ کے تحت درج کی جارہی ہیں۔

(۴) اجتماعی پروگرام میں فہم قرآن پر زیادہ توجہ ہونی چاہئے۔اس سلسلہ میں اجتماعی مطالعہ ودرس کیلئے تمام افراد قبل از وقت متعینہ سورت/آیات کاایک سے زائد تفاسیر کی مدد سے مطالعہ کریں تاکہ باہم تبادلہ خیال سے سب کو استفادہ کا موقع مل سکے۔ عربی جاننے والے احباب عربی تفاسیر سے استفادہ کے ذریعہ شرکاء کی علمی راہنمائی فرمائیں۔

(۵) جس موضوع پر مطالعہ /درس حدیث یاتقریر پیش نظر ہو، اس کی تفصیلات سے بھی تمام شرکاء کو قبل از وقت واقف کرایا جائے تاکہ اچھی تیاری اور ذہنی آمادگی کے ساتھ سب کی شرکت ممکن ہوسکے۔

(۶) اس متبرک رات کی عبادات میں قرآنی آیات پر عمل کی بھی شعوری کوشش ہونی چاہئے۔اس غرض کیلئے اُن قرآنی آیات کاانتخاب کرنا چاہئے جو رمضان المبارک اور روزہ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہوں جیسے صبر، شکر، تحدیث نعمت،قرآن ذریعہ ہدایت، توبہ واستغفار، سحر گاہی،توکل،دعا،ذکر،اللہ کی نعمتیں(پانی،غذا،پھل)،رزق کی فراوانی وغیرہ۔اس ضمن میں

انفرادی کوشش کے علاوہ حسب ضرورت حلقے تشکیل دے ئے جا سکتے ہیں تاکہ باہم تبادلہ خیال کے ذریعہ قرآنی آیات پر عمل اوراس کی مختلف جہتوں پر گفتگواور شرح صدر ممکن ہو سکے۔

(۷) حسب گنجائش اس بات کی بھی کوشش کی جائے کہ دن کے اوقات میں محلے کے امام یا عربی جاننے والے افراد کے ساتھ کسی عربی تفسیر کا مطالعہ ہوتا کہ حاصل ہونے والے علم سے تلاش شب قدر کی سرگرمیاں بحسن وخوبی انجام دی جاسکیں۔

(۸) پروگرام کے مذکورہ اوقات میں حسب سہولت حذف واضافہ کیا جاسکتا ہے۔

ضمیمہ

(1) پروگرام کی تفصیلات

اجتماعی مطالعہ قرآن /درس قرآن - احادیث کے علاوہ آثار صحابہؓ وتابعینؒ سے شب قدر کے موقع سے حسب ذیل سورتوں اور آیتوں (بعض) کی تلاوت وتدبر کا پتا چلتا ہے:

سورتیں: (۱) سورۃ الفاتحہ (۲) سورۃ العنکبوت (۳) سورۃ حم السجدہ (۴) سورہ الدخان (۵) سورۃ الفتح (۶) سورۃ الم نشرح (۷) سورۃ القدر (۸) سورۃ الزلزلۃ (۹) سورۃ الکافرون (۱۰) سورۃ النصر (۱۱) سورۃ الاخلاص۔

آیتیں: سورۃ البقرہ آیات ۲۸۴تا۲۸۶ || سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵ || سورۃ آل عمران آیات ۱۹۶تا ۲۰۰ || سورۃ الاعراف آیات ۵۴تا۵۶ || سورۃ التوبہ آیات ۱۲۹-۱۲۸ || سورۃ یونس آیات ۵۷ تا۵۸ || سورۃ ابراہیم آیات ۲۴تا۲۷ || سورۃ بنی اسرائیل آیات ۲۳تا۲۵ || سورۃ الحج آیات ۲۶تا ۳۰ || سورۃ المومنون آیات ۱تا۱۱ || سورۃ النور آیات ۳۵تا۳۸ || سورۃ الفرقان آیات ۶۱تا۷۰ || سورۃ لقمان آیات ۱۳تا۱۹ || سورۃ الاحزاب آیات ۷۰تا۷۲ || سورۃ حم السجدہ آیات ۳۰تا۳۶ ||سورۃ الحجرات آیات ۱۰تا۱۳ || سورۃ الحشر آیات ۱۸تا۲۴ || سورۃ الصف آیات ۱تا۵ || سورۃ المنافقون آیات ۹تا۱۱۔

اجتماعی مطالعہ یادرس حدیث - مسنون اذکار اور دعاؤں پر اجتماعی غور وخوص ہونا چاہئے جیسے:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّتُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

(۲) رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کَمَا ینْبَغِی لِجَلاَلِ وَجْهِکَ وَعَظِیمِ سُلْطَانِک

(۳) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیمِ

(۴) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم وَاَتُوْبُ اِلَیہِ...

(۵) اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار

(۶) یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیثُ

(۷) لَا حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہ

تقریر اور اجتماعی تبادلہ خیال کیلئے موضوعات اور ذیلی عنوانات:

فہم اور تدبر قرآن پر تبادلہ خیال کیلئے موضوعات: تدوین قرآن، تدبر و تفکر قرآن، قرآنی تشبیہات، قرآنی قصائص، قرآنی حکمتوں کا بیان، خلق رسول اللہؐ، قرآن کی روشنی میں، احادیث کی روشنی میں قرآن کا تعارف، قرآنی سوالات کا جائزہ، فہم قرآن کیوں اور کیسے، فہم قرآن اور جدید مسائل، راہ گم کردہ مسافر کی منزل ہے قرآن۔

عمل بالقرآن: اس موضوع کے تحت قرآن کریم سے معنوی اور عملی تعلق قائم کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ حسب ذیل امور پیش نظر رہیں:

حفظ قرآن کی عملی تدابیر اور قرآنی آیات پر عمل کیوں کیسے پر اوپن ڈسکشن / مختصر اور منتخب آیات پر عمل کیلئے ورکشاپ... ان کا اہتمام اجتماعی مطالعہ قرآن کے بعد یا رات کے کسی موزوں وقت پر کیا جاسکتا ہے۔

تقوی: اس سے متعلق ذیل کے موضوعات پر پانچوں طاق راتوں میں سلسلہ وار گفتگو ہو:

تقوی کیا ہے، تقوی سے متعلق قرآنی آیات، تقوی سے متعلق احادیث، تقوی کے عملی مظاہر، رمضان میں تقوی کیسے فروغ پاتا ہے، رمضان کی عبادات اور تقوی میں تعلق، روزہ دار کی احتیاط اور تقوی کا تعلق، خاصان خدا کا تقوی، بعد رمضان تقوی کہاں چلا جاتا ہے؟

دیگر موضوعات: روزہ، تصور اور فوائد، زکوۃ (تزکیہ نفس و مال)، صبر، مواساۃ، فضل و رحمت، توبہ واستغفار، جہنم سے نجات، حصول جنت کے مومنانہ اوصاف وغیرہ۔

(2) انفرادی عبادات/اعمال کا مجوزہ خاکہ

اللہ کے رسولؐ، شب قدر کے موقع سے نماز، تلاوت، ذکر و دعا کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔اور حضرات صحابہ کرامؓ بھی بڑے ذوق سے اتباع سنت میں شب بیداری کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔اس لئے ہر فرد، حسب استطاعت، انفرادی عبادات میں مشغول رہنے کی کوشش کرے۔

(۱) انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ نمازوں کا اہتمام۔

(۲) پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت۔ بطور خاص رات کے وقت تلاوت کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیئے۔رسول اللہؐ ہر رات حضرت جبرئیل امینؑ کے ساتھ تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے۔

(۳) ان سورتوں اور آیتوں کی تلاوت تدبر و تفکر جو رمضان اور اس کی عبادات سے متعلق ہیں۔

(۴) حسب استطاعت سورتوں، آیتوں اور دعاؤں کی یاد دہانی۔

(۵) حسب استطاعت قرآنی آیات پر عمل۔

(۶) ایمان و احتساب کے جذبات کے ساتھ طاق راتوں کے اہتمام کا تقاضہ ہے کہ ہر فرد اپنے تمام سابقہ گناہوں کو یاد کرے، ان پر آنسو بہائے، رب کے حضور گڑگڑائے اور اپنی توبہ کو **تَوْبَۃً نَّصُوْحا** بنائے کہ دوبارہ گناہوں کی طرف میلان باقی نہ رہے۔

(۷) بکثرت توبہ و استغفار کا اہتمام اور بطور خاص مسنون کلمات کی ادائیگی۔

(۸) مسنون اذکار کا اہتمام خصوصیت کے ساتھ ان کا جن میں اللہ کی حمد وثنا، توبہ وانابت، توکل، صبر وشکر کی تلقین ہے۔

(۹) رسول اللہؐ پر کثرت سے درود شریف بھیجنے کا التزام۔

(۱۰) ذاتی اصلاح وتربیت اور حاجتوں کی تکمیل کیلئے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام۔

(۱۱) افراد خاندان، دوست احباب، عالمی تحریکات اور ملک و باشندگان ملک کیلئے خصوصی دعائیں۔اور مرحومین کیلئے ایصال ثواب اور دعاؤں کا اہتمام۔

(۱۲) تمام انفرادی عبادتوں کا یہ اثر ہو کہ :

عبادات اور معاملات کی بہتری، مسجد، گھر اور معاشرہ میں حسن اخلاق کے ساتھ شب وروز کا گزرنا اس بات کا شعوری احساس کرائے کہ زندگی چلتا پھرتا قرآن بن سکتی ہے || معاملات اور لین دین میں شفافیت محسوس ہو || زبان اور نگاہوں پر مکمل قابو محسوس ہو || حسب گنجائش صدقہ وخیرات کا اہتمام ہو || حسب استطاعت افراد خاندان یا پڑوسی میں سے ایک یا ایک سے زائد کی حاجت پوری کرنے کی کوشش ہو || بیوی بچوں کی اصلاح، افراد خاندان سے صلہ رحمی اور انسانوں کی بے لوث خدمت پر توجہ ہو۔

(3) عربی تفاسیر کے نام

(۱) تفسیر طبری - امام احمد بن جریر طبریؒ

(۲) تفسیر الکشاف -علامہ زمخشریؒ

(۳) مفاتیح الغیب -فخر الدین رازیؒ

(۴) زاد المسیر فی علم التفسیر -ابو الفرج ابن جوزیؒ

(۵) الجامع الاحکام القرآن -علامہ قرطبیؒ

(٦) انوار التنزیل -عبداللہ بن عمر بیضاویؒ

(۷) درمنثور - جلال الدین سیوطیؒ

(۸) مدارک التنزیل -علامہ ابوالبرکات نسفیؒ۔

اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو محرومی سے بچایئے

تلاش شب قدر کے ذریعہ اللہ رب العزت کی بے پناہ رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کے مستحق بننے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ ان راتوں میں قیام، بڑے سعادت کی بات ہے۔ قیام سے مراد نہ صرف نماز کی بلکہ اس میں تلاوت و ذکر و دعا کا بھی شمار ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت سے توفیق اور درکار عزم و حوصلہ طلب کرنا چاہیئے کہ نہ ہم اور نہ ہی ہمارے اہل و عیال لیلۃ القدر کی نعمتوں سے محروم رہیں۔ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ یہ محرومی، محروموں ہی کے حق میں آتی ہے، اس سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بچانے کی شعوری کوشش کرنی چاہیئے:

مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيرَ كُلُّهُ (ابن ماجہ)

جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ سارے خیر سے محروم ہو گیا۔